Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۱ تبلیغ ۱۳۴۶ ہش ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ ۲۱ فروری ۱۹۶۷ء	نمبر ۳۷

اللہ تعالیٰ نے خلافت ثالثہ کے قیام کے متعلق حضرت المصلح الموعودؓ کی پیشگوئیوں کو پورا کر کے حضورؓ کی حقانیت کو ایک نئے رنگ میں آشکار کر دکھایا ہے

ہمارا فرض ہے کہ ہم غلبۂ اسلام کی خاطر پہلے سے بھی بڑھ کر قربانیاں پیش کر کے شکرگزاری کا حق ادا کریں

پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی عظمت و اہمیت اور حضرت المصلح الموعودؓ کے کارناموں پر علمائے سلسلہ کی تقاریر

ربوہ ـــــ لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۶۷ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے مسجد مبارک میں امیر مقامی محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی زیر صدارت یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں بہت وسیع پیمانے پر ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں علمائے سلسلہ نے پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی غرض و غایت اور اس کی بے انداز اہمیت و عظمت بیان کر کے اس پیشگوئی کے مصداق سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے غلبۂ اسلام سے متعلق زندۂ جاوید کارناموں پر روشنی ڈالی۔

اپنی تقاریر میں علمائے کرام نے اس امر کو بھی واضح فرمایا کہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے ذریعہ ظاہر ہونے والی عظیم الشان برکات کا سلسلہ حسب پیشگوئی حضورؓ کے وصال کے بعد بھی اسی شان سے جاری ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خلافت ثالثہ کے قیام سے متعلق حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشگوئیوں کو عملاً پورا کر کے جہاں حضورؓ کے مصلح موعود ہونے کو ایک نئے رنگ میں آشکار کیا ہے وہاں غلبۂ اسلام کے اُن کاموں میں جنہیں خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت حضورؓ نے جاری فرمایا اور زیادہ وسعت اور استحکام پیدا کرنے کے غیر معمولی سامان مہیا کر دکھائے ہیں۔

علمائے کرام نے اپنی تقاریر میں اس امر پر بھی خاص زور دیا کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا میں اسلام کے روز افزوں غلبہ کو نمایاں سے نمایاں، وسیع سے وسیع اور مستحکم سے مستحکم تر کرنے کے لئے پہلے سے بھی بڑھ کر مالی اور جانی قربانیوں کا مظاہرہ کریں۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی احسانوں اور تائید و نصرت کے پیہم ظاہر ہونے والے رفیع الشان نشانوں پر عملاً شکرگزاری ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ ہم سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں قائم ہونے والے ادارے یعنی فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندہ میں والہانہ جذبہ کے ماتحت بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اس طرح حضورؓ کے ساتھ اپنی دلی محبت و عقیدت اور عشق و فدائیت کا اپنے عمل سے ثبوت دیتے چلے جائیں۔

یہ جلسہ جس میں اہل ربوہ دلی عقیدت اور محبت کے جذبہ کے ماتحت بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے صبح ساڑھے آٹھ بجے سے گیارہ بجے قبل دوپہر تک جاری رہا۔ مستورات بھی جن کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا جلسہ میں خاصی تعداد میں شریک ہوئیں۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے کی۔ بعد ازاں مکرم صالح محمد خان صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے بعض منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

تلاوت اور نظم کے بعد سب سے پہلے مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف نے پیشگوئی مصلح موعود کی غرض اور اس کے ظہور پر تقریر کی۔ آپ نے پیشگوئی کے پس منظر پر روشنی ڈال کر بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تضرعات کو سن کر اور حضورؑ کی دعاؤں کو شرف

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۰ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق باہر سے آمدہ ۱۹ فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو ابھی حرارت ہے، نیز کھانسی۔ نزلہ بھی پہلے کی نسبت کچھ زیادہ ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

○ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

○ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

○ ربوہ ۲۰ فروری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اب بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے بخار اتر گیا ہے لیکن ابھی کمزوری ہے۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

○ ربوہ ـــ مورخہ ۱۷ فروری کو یہاں نماز جمعہ امیر مقامی محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی خطبہ میں آپ نے مقام خلافت کی عظمت و رفعت اور خلیفۂ وقت کے ساتھ دلی محبت و عقیدت اور اطاعت کی اہمیت پر ایک بصیرت افروز خطبہ دیا۔ آپ نے واضح فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے بعد تمام محبت و عقیدت اور اطاعت کا مرکز خلیفۂ وقت کی ذات ہوتی ہے۔

مجلس مشاورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ ربوہ میں ۷-۸-۹ اپریل ۱۹۶۷ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) منعقد ہوگی۔

جماعتیں اپنی تجاویز بطور ایجنڈا حسب قواعد جلد از جلد بھجوائیں نیز ہر جماعت کم از کم ایک نمائندہ منتخب کر کے جلد از جلد اطلاع دے۔ بڑی جماعتیں حسب قواعد زیادہ نمائندے بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

محمود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۶۷ء

بندگانِ حق پر مخالفین زعماء کے الزامات

سورۃ طٰہٰ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"یہ سنکر (فرعون اور اس کے ساتھی) آپس میں جھگڑنے لگے اور خفیہ منصوبے کرنے لگے۔ (اور) انہوں نے کہا یہ دونوں (یعنی موسیٰؑ و ہارونؑ) اور کچھ بھی نہیں صرف جادوگر ہیں (جو) یہ چاہتے ہیں کہ تم کو تمہاری زمین سے اپنے جادو کے زور سے نکال دیں اور تمہارے اعلیٰ درجے کے مذہب کو تباہ کر دیں۔" (طٰہٰ آیت ۶۳/۶۴)

پھر سورۃ المومن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"اور فرعون نے کہا مجھے چھوڑو تا میں موسیٰؑ کو قتل کر دوں اور چاہیئے کہ وہ اپنے رب کو پکارے۔ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ وہ تمہارے دین کو بدل نہ دے۔ یا ملک میں کوئی فساد پیدا نہ کرے۔"

(المومن آیت ۲۷-۲۸)

ان دونوں مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ فرعون اور اس کے ساتھی سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یہ الزام لگاتے تھے کہ ان کا مقصد اقتدار چھیننا اور دین کو بدلنا ہے۔ اور زمین پر فساد برپا کرنا ہے۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ حکومتِ وقت کے خلاف بغاوت کرنا ہے۔ سورۃ مومن میں آتا ہے کہ اس کا جواب سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو یہ دیا کہ

"میں اپنے رب سے جو تمہارا بھی رب ہے ہر متکبر کی شرارت سے جو یوم حساب پر ایمان نہیں لاتا پناہ مانگتا ہوں۔" (آیت ۲۸)

جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے الزام کی تردید کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ یہ غلط ہے کہ ہم حکومت پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہاں ہم حقیقی دین کو بدلنا چاہتے ہیں۔ الغرض یہاں اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ نمائندگانِ حق کے مخالفین عوام کو ان کے خلاف کرنے کے لئے یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔

سورۃ مومن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشن کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

"ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے ایک بڑا نشان لے کر آئے ہیں۔ اور (ہم تجھے بتاتے ہیں کہ) جو شخص ہماری لائی ہوئی ہدایت کے پیچھے چلے گا خدا کی طرف سے اس پر سلامتی نازل ہوگی۔" (طٰہٰ آیت ۴۸)

ان آیات سے ان لوگوں کو بھی سبق سیکھنا چاہیئے جو دین میں سیاسی پارٹی بازی کے قائل ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود اقتدار بالجبر اپنے ہاتھ میں لینا ہے۔ اور اسی ذہنیت کی وجہ سے وہ ان لوگوں پر بھی جو صرف اعلائے کلمۃ الحق کے لئے کھڑے ہوتے ہیں یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔

ذیل میں المنبر کا ایک نوٹ بحوالہ ہفت روزہ الاعتصام نقل کیا جاتا ہے جس کا مطالعہ مندرجہ بالا آیات اللہ اور حقائق کی روشنی میں کرنا چاہیئے۔

جناب! کیا سمجھے؟

المنبر لائل پور بحوالہ انکوائری رپورٹ اردو قادیانی رقمطراز ہے کہ:

"احمدی ایک متحدہ منظم جماعت ہیں۔ ان کا صدر مقام ایک خالص احمدی قصبے میں واقع ہے۔ جہاں ایک مرکزی تنظیم قائم ہے۔ جس کے مختلف شعبے مثلاً شعبہ امور خارجہ، شعبہ امور داخلہ، شعبہ امور عامہ، اور شعبہ نشر و اشاعت یعنی وہ شعبے جو باقاعدہ ایک سیکرٹریٹ کی تنظیم میں ہوتے ہیں۔ وہ سب یہاں موجود ہیں۔ ان کے پاس رضاکاروں کا ایک جیش بھی ہے۔ جس کو "خدام دین" (غالباً خدام الاحمدیہ مراد ہے) "فرقان بٹالین" (پاک فوج میں داخلہ تنظیم جو قادیانی امت کے افراد پر مشتمل ہے) اس جیش سے مرکب ہے اور یہ خالص احمدی بٹالین ہے جو کشمیر میں خدمت (؟) انجام دے چکی ہے۔"

(انکوائری رپورٹ اردو ص ۲۱۲)

جناب کیا سمجھے؟ اندرون ملک تنظیم کا یہ معنی خیز رنگ کیا معنی رکھتا ہے۔ یا مستقبل میں چلکر اس کے نتائج کیا نکل سکتے ہیں؟ کہیں یہ احمدیہ جماعت ایسٹ انڈیا کمپنی نہ ثابت ہو، اور ان کا صدر مقام "ربوہ" قلعہ سینٹ جارج اور فورٹ ولیم نہ بن جائے اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے کلارک کلائیو ہی کی طرح آگے چلکر جناب ناصر احمد امیر جماعت احمدیہ قلم چھوڑ کر تلوار نہ سونت لیں۔ بہرحال ان تمام واضح حالات کے باوجود حکومت کی خاموشی ہمارے لئے حد درجہ وجہ حیرت بنی ہوئی ہے۔

ان لوگوں کو ایک طرف قادیان سے لگاؤ ہے اور گہرا لگاؤ ہے اور وہ بھارت میں ہے۔ دوسری طرف مغربی اقوام اور ایشیا میں اسرائیلی ریاست سے انکے معنی خیز مراسم ہیں اور وہاں ان کو جو سہولتیں حاصل ہیں وہ بھی بے معنی نہیں ہیں۔

بیرون ملک میں جس طرح ان کی تحریک کا جال پھیلا ہوا ہے۔ وہ قطعاً نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اس لئے ہم پوری قوم سے اپیل کریں گے۔ کہ وہ کسی مرحلہ پر ان سے غفلت نہ برتے۔

چونکہ قادیانی دوست ہمارے ملک کے شہری ہیں اس لئے ہم اس کے حق میں ہیں کہ ان کو پورے حقوق حاصل ہونے چاہئیں۔ جو ایک آزاد شہری کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس کو ہم کبھی برداشت نہیں کریں گے کہ ان کی اٹھان ایسی ہو۔ جو کسی وقت بھی ملک کی سالمیت اور پاکستان کے استحکام کے لئے فتنہ کا باعث ہو سکتی ہے۔"

(الاعتصام لاہور ۳ فروری ۱۹۶۷ء صفحہ ۲)

حدیث النبی ﷺ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک دُعا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال بت عند میمونۃ وقال وکان من دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰھم اجعل فی قلبی نوراً وفی بصری نوراً وفی سمعی نوراً وعن یمینی نوراً وعن یساری نوراً وفوقی نوراً وتحتی نوراً وامامی نوراً وخلفی نوراً واجعل لی نوراً

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں رات کو حضرت میمونہ کے گھر رہ گیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کے یہ الفاظ تھے۔ اللّٰھم اجعل فی قلبی نوراً وفی بصری نوراً وفی سمعی نوراً وعن یمینی نوراً وعن یساری نوراً وفوقی نوراً وتحتی نوراً وامامی نوراً وخلفی نوراً واجعل لی نوراً۔

اے اللہ میرے دل میں نور بھیج اور میری آنکھوں اور کانوں میں نور بھیج اور میرے دائیں اور بائیں اوپر اور نیچے اور آگے اور پیچھے نور بھیج اور میرے لئے نور بھیج۔"

(بخاری کتاب الدعوات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"المنبر" کی لاعلمی

(محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

اللہ تعالیٰ نے اس علمی زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تجدید دین اور احیاء اسلام کے لئے مبعوث فرمایا۔ علم کے میدان میں آپؑ کو بے نظیر بصیرت عطا فرمائی آپؑ کی تصانیف اس کی گواہ ہیں ان میں ہزاروں ایسے علمی انکشافات پائے جاتے ہیں جن کی نظیر پیش کرنے سے دنیا عاجز ہے۔ آپؑ کی وسعتِ علمی کا ایک اندازہ اس امر سے بھی ہو سکتا ہے کہ آپؑ نے اپنی تصانیف میں بعض ایسی باتیں بھی لکھی ہیں جو بظاہر معمولی نظر آتی ہیں لیکن اس زمانہ کے مدعیان علم و فضل ان سے بھی بے خبر ہیں۔ چنانچہ اس کی ایک تازہ مثال مدیر المنبر کا وہ مضمون ہے جو انہوں نے ۲۷ جنوری ۶۷ء کے پرچہ میں "کیا قادیانی غور کریں گے" کے عنوان سے لکھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف لطیف "پیغام صلح" میں تحریر فرمایا:۔

"تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد فوت ہو گیا"۔

حضورؑ کی اس تحریر پر مدیر المنبر کا اعتراض یہ ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"مسلمان ہی نہیں غیر مسلم اور صرف کتب تاریخ ہی نہیں عام معلوماتی کتب میں بھی یہ بات اَن گنت مرتبہ لکھی جا چکی ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے آپؐ کے والد وفات پا چکے تھے۔ سوچیے کہ جس شخص کی معلومات اس نوع کی ہوں کیا وہ تجدید دین کی صلاحیت رکھتا ہو گا"۔

الجواب:۔ مدیر المنبر کے اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حضورؑ نے جو کچھ لکھا ہے وہ درست ہے اور تاریخوں سے ثابت ہے۔ مدیر موصوف کی معلومات اس بارے میں نہایت سطحی ہیں ان کو اسلامی کتب تاریخ کا وسیع مطالعہ ہوتا یا غیر مسلم مؤرخین کی اہم تحریریں ان کی نظر سے کبھی گزری ہوتیں تو وہ یہ بودا اعتراض نہ کرتے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کی وفات کے بارے مؤرخین نے دونوں باتیں لکھی ہیں۔ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے آپؐ کے والد کا انتقال ہو گیا تھا اور بعض مؤرخین نے لکھا کہ آپ کی ولادت کے چند ماہ بعد وہ فوت ہوئے تھے۔ اس امر کے ثبوت میں مجھے یاد ہے کہ جماعت کی جانب سے متعدد حوالہ جات کتب تاریخ سے پیش کئے جا چکے ہیں۔ یہ عاجز دو نئے حوالے اس سلسلہ میں مدیر المنبر کی لاعلمی دُور کرنے کے لئے پیش کرتا ہے یہ حوالے اس عاجز نے انجمن ترقی اردو کی لائبریری میں پڑھے ہیں۔

پہلا حوالہ۔ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام صفحہ ۴۲ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد کی وفات کی بابت لکھا ہے:۔

His death took place either shortly before Mohammed or a few months after."

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد کی وفات آپؐ کی پیدائش سے تھوڑا پہلے یا آپ کی پیدائش کے کچھ ماہ بعد ہوئی۔

یہ کتاب تین غیر مسلم محققین نے مل کر لکھی ہے۔

دوسرا حوالہ۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کا رسالہ شریعت سرور المحزون کی شرح قرۃ العیون حصہ اوّل جلد اوّل صفحہ ۵۳ پر لکھا ہے:۔

"وفات یافت والد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں آنحضرت علیہ الوف من التحیۃ و الثناء اپنی والدہ کے شکم مبارک میں تھے اور بعضوں نے کہا کہ آپؐ دو مہینے کے تھے اور بعضوں نے کہ سات مہینے کے تھے اور بعضوں نے کہا کہ دو برس اور چار مہینے کے تھے"۔

کیا مدیر صاحب ان حوالہ جات کو پڑھ کر غور کریں گے اور اپنی غلطی اور لاعلمی کو تسلیم کر کے اب اس بیّن حقیقت کا اعتراف کر لیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو تجدید دین کے لئے مبعوث فرمایا اور ایسا علم عطا فرمایا جو قابلِ اعتماد اور بنی نوع انسان کی ہدایت کا موجب ہے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ حضورؑ نے یہ کتاب پیغام صلح غیر مسلموں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھی اس لئے آپؑ نے اس روایت کو تحریر کیا جس سے غیر مسلم فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ اس روایت کو خود آپ نے پیش کر کے غیر مسلموں پر یہ ثابت کیا ہے کہ اس روایت کی رو سے بھی جو مدت آپ کے والدین کو ملی وہ بھی ایسی نہ تھی کہ انہیں حضور کا کفیل کہا جا سکے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے اخلاق کی تعمیر اور آپ کی کفالت خود خدا تعالیٰ نے کی جیسا کہ مدیر المنبر کی پیش کردہ عبارت کے ساتھ ہی حضورؑ نے تحریر فرمایا:۔

"وہ بچہ جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا بغیر کسی سہارے کے خدا کی پناہ میں پرورش پا رہا"۔

بارش حاصل کرنیکا ایک یقینی نسخہ

سچّے دِل سے کثرتِ توبہ و استغفار

آج کل ہمارا ملک جس غذائی قلت سے دوچار ہے اس کا ایک بڑا سبب بارشوں کا نہ ہونا یا بر وقت نہ برسنا ہے۔ سچی بات یہی ہے کہ انسان چاہے کتنی تدابیر اور مادی ذرائع اختیار کرے۔ جب تک خدائی فضل ساتھ شامل نہ ہو۔ اس کا سب کیا کرایا دھرا کا دھرا رہ جاتا ہے۔ اصل رازق خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ زمین پر کوئی تغیر اس کی مرضی کے بغیر رونما نہیں ہوتا ہمیں اس مشکل کے وقت اسی رزّاق خدا کی طرف جھکنا چاہیئے۔

گزشتہ دنوں میری ملاقات محکمہ بجلی کے ایک افسر سے ہوئی۔ انہوں نے میرے اس استفسار کے جواب میں کہ پاکستان میں بجلی کی سپلائی میں موجودہ کمی کا باعث کیا ہے؟ بتایا کہ اس کا سبب ایک تو ملتان کے پاور ہاؤس کی خرابی ہے۔ دوسرے یہ کہ بارش کی کمی کے باعث نہروں اور دریاؤں میں پانی کی کمی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے ان پر لگائے ہوئے بعض جنریٹروں (Generators) کو مطلوبہ مقدار میں پانی نہیں مل رہا اور وہ مقررہ حد تک بجلی پیدا نہیں کر رہے۔

اس سے واضح ہو گیا کہ قرآن کریم نے درست فرمایا ہے

وفی السماء رزقکم وما توعدون۔

(الذاریات آیت ۲۳)

یعنی تمہارا رزق آسمان میں ہی ہے اور جن باتوں کا تم سے وعدہ کیا جاتا (چاہے وہ وعدہ حکومت کی طرف سے ہو یا کسی فرد کی طرف سے ہو) اس کا پورا کرنا بھی آسمانی تائید سے ہی ممکن ہوتا ہے۔

اس لئے ہمارا فرض ہے کہ جہاں ہم حصول رزق کے لئے مادی اسباب و ذرائع پوری احتیاط سے اختیار کریں وہاں ہماری نظر ہمیشہ آسمان کی طرف ہی اٹھنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہماری اِن مساعی میں برکت دے۔ بارشوں کا نہ ہونا بھی ایک خدائی ابتلاء ہے۔ ہمارے گناہ اور شامتِ اعمال کا نتیجہ ہے۔ ہم اہلِ پاکستان میں سے بعض نے صرف مادی ذرائع پر ہی نظر رکھی ہے اور خدا تعالیٰ کو کما حقہٗ یاد کرنا چھوڑ دیا ہے اس لئے اس نے ہمیں جھنجھوڑنے کیلئے اور بیدار کرنے کے لئے اِس ابتلاء میں ڈال دیا ہے لیکن ہمارے پیارے خدا تعالیٰ نے ساتھ ہی اپنی کتاب حکیم میں اس ابتلاء سے نکلنے کا طریق بھی بتا دیا ہے۔ وہ اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام کی زبانی فرماتا ہے:۔

ویٰقوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدرارًا ویزدکم قوۃً الیٰ قوتکم ولا تتولوا مجرمین ۝

(ہود آیت ۵۳)

ترجمہ:۔ اے میری قوم! تم اپنے رب سے (اپنے سابقہ گناہوں کی) بخشش مانگو اور (آئندہ کے لئے) توبہ کرو تو نتیجۃً وہ تم پر خوب برسنے والے بادل بھیجے گا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم کو طاقت کے بعد طاقت بخشے گا اور مجرم بن کر خدا سے منہ نہ پھیرو۔

اسی طرح قرآن کریم میں ایک دوسرے مقام پر حضرت نوح علیہ السلام کی زبانی فرمایا

فقلت استغفروا ربّکم
انّہٗ کان غفّارًا ہ یرسل
السّمآء علیکم مدرارًا ہ
ویمددکم باموالٍ
وّ بنین ویجعل لّکم
جنّٰتٍ وّیجعل لّکم
انھٰرًا ہ

(سورۃ نوح آیت ۱۱ تا ۱۳)

ترجمہ:۔ اور میں نے (ان سے) کہا اپنے رب سے استغفار کرو۔ وہ بڑا بخشنے والا ہے (اور اس استغفار کے نتیجے میں) وہ برسنے والے بادل تمہاری طرف بھیجے گا اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری امداد کرے گا۔ اور تمہارے لئے باغات اُگائے گا اور تمہارے لئے دریا چلائے گا۔

اِس سے معلوم ہوا توبہ و استغفار کے ذریعہ حصول بارش کے علاوہ اور بھی بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ یہ توبہ و استغفار سچے دل سے اور خلوص نیت سے ہو۔ خدا تعالےٰ کو اخلاص پسند ہے۔ وہ ریاء کو پسند نہیں کرتا وہ علیمٌ بذات الصّدور ہستی ہے۔ اسکی نگاہ ہمارے دلوں پر ہوتی ہے اور ہمارے توبہ و استغفار اور دوسرے اعمال تبھی اس کی درگاہ میں قبولیّت حاصل کر سکتے ہیں۔ جب وہ ہمارے دلوں سے خلوص کے ساتھ صادر ہوں نہ کہ صرف ہماری زبانوں سے ہی طوطے کی طرح رٹ لگانے سے۔

انّما یتقبّل اللّٰہ من المتّقین (مائدہ آیت ۲۸) جو لوگ خدا تعالےٰ سے سچے دل سے ڈرتے ہیں وہ اُن کی بات قبول کرتا ہے۔

جب ہم اہلِ پاکستان اِس رنگ میں استغفار و توبہ کا زبانی اور عملی وِرد کریں گے تو انشاء اللہ وہ مہربان خدا جو ماں سے بھی زیادہ شفیق ہستی ہے (بلکہ ماں کی شفقت کی مثال تو صرف مفہوم کو واضح کرنے کے لئے دی جاتی ہے ورنہ خدا تعالےٰ کی محبت و شفقت اپنے تائب بندہ پر ایسی ہوتی ہے کہ اس محبت سے ماں کی محبت کو کوئی نسبت ہی نہیں) وہ ضرور ہماری عاجزانہ تضرّعات کو قبول فرما کر ہمیں کثرتِ باراں سے نوازے گا۔ اور اپنے فضلوں اور برکات سے ہمارے گھر بھر دے گا۔

استغفار و توبہ کے بعض مزید فوائد

استغفار اور توبہ کے بعض فوائد مندرجہ بالا آیات میں بیان کئے گئے ہیں۔ اسی سلسلہ میں مزید آیات درج کی جاتی ہیں جن میں ان کے بعض اور روحانی فوائد پر بھی روشنی ڈالی گئی۔

(۱) وان استغفروا ربّکم
ثمّ توبوٓا الیہ یمتّعکم
مّتاعًا حسنًا الٰٓی اجلٍ
مّسمًّی وّ یؤت کلّ
ذی فضلٍ فضلہٗ ط و
ان تولّوا فانّی اخاف
علیکم عذاب یومٍ کبیرٍ ہ

(ھود آیت ۴)

ترجمہ:۔ اور یہ کہ تم اپنے رب سے بخشش مانگو اور اس کی طرف (سچّا) رجوع کرو (تب) وہ تمہیں ایک مقررہ میعاد تک اچھی طرح سے سامان عطا کرے گا اور نیز ہر ایک فضیلت والے شخص کو اپنا فضل عطاء کرے گا۔ اور اگر تم پھر جاؤ گے تو میں یقیناً تم پر ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب کے آنے سے ڈرتا ہوں۔

(۲) فاستغفروہ ثمّ توبوٓا
الیہ انّ ربّی قریبٌ
مّجیبٌ ہ

(ھود آیت ۶۲)

ترجمہ:۔ پس تم اُس سے بخشش طلب کرو اور اس کی طرف کامل رجوع اختیار کرو۔ میرا ربّ یقیناً قریب ہے اور (دعائیں) سُننے والا ہے۔

(۳) واستغفروا ربّکم
ثمّ توبوٓا الیہ ط ان
ربّی رحیمٌ وّدودٌ ہ

(ھود آیت ۹۱)

ترجمہ:۔ اور تم اپنے ربّ سے بخشش طلب کرو اور پھر اس کی طرف کامل رجوع اختیار کرو۔ میرا ربّ یقیناً بار بار رحم کرنے والا اور بہت ہی محبّت کرنے والا ہے۔

(۴) افلا یتوبون الی اللّٰہ
ویستغفرونہٗ واللّٰہ
غفورٌ رّحیمٌ ہ

(مائدہ آیت ۷۵)

ترجمہ:۔ پھر کیا وہ لوگ اللہ کی طرف نہیں جھکتے اور اُس سے اپنے (گناہوں کی) معافی نہیں مانگتے۔ حالانکہ اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(۵) وما کان اللّٰہ معذّبھم
وھم یستغفرون۔

(انفال آیت ۳۴)

ترجمہ:۔ اور اللہ اُن کو ایسی حالت میں عذاب دینے والا نہیں جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔

استغفار و توبہ کِن الفاظ میں کیا جائے

استغفار و توبہ اپنی زبان میں بھی ہو سکتا ہے۔ قرآنی آیات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے مختصر طور پر ان الفاظ میں بھی توبہ و استغفار کر سکتے ہیں:۔

استغفر اللّٰہ ربّی من کلّ
ذنبٍ واتوب الیہ۔

کہ میں خدا تعالےٰ سے جو میرا رب ہے اپنے ہر گناہ کی سچے دل سے معافی چاہتا ہوں اور ہر مشکل سے بچنے کے لئے اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

اِس کے ساتھ اگر لاحول ولا قوّۃ الّا باللّٰہ العلیّ العظیم کا وِرد بھی شامل کر لیا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا کہ گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکیوں کے کرنے کی طاقت صرف اُسی خدا سے حاصل ہو سکتی ہے جو بلند شان رکھتا ہے اور عظمت والا ہے۔

استغفار کِس وقت کیا جائے

ویسے تو انسان کو کثرت سے اور ہر وقت استغفار و توبہ کرنا چاہیئے لیکن قرآن کریم میں بالخصوص سحری کے اوقات کا دو جگہ ذِکر آیا ہے یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ تو دیکھتا ہے ھل من سائلٍ کوئی ہے مانگنے والا۔ ھل من مستغفرٍ کوئی ہے گناہوں کی بخشش طلب کرنے والا۔ چنانچہ قرآن کریم میں جنتیوں کے بارے میں آیا ہے وبالاسحار ھم یستغفرون (الذاریات آیت ۱۹) کہ اس سے پہلے وہ دنیا میں سحری کے اوقات میں بخشش مانگا کرتے تھے۔ نیز فرمایا: والمستغفرین بالاسحار کہ مومن خاص طور پر سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں۔

تو اِن ایام میں احبابِ جماعت و دیگر اہلِ پاکستان سے درخواست ہے کہ وہ ذکرِ الٰہی۔ نمازوں کی بروقت ادائیگی۔ صدقہ و خیرات اور دیگر عبادات کیساتھ نمازِ استسقاء بھی پڑھیں۔ نیکی اور تقویٰ کو شعار بنائیں۔ نیز کثرت سے استغفار و توبہ کو خلوصِ نیت سے پڑھا کریں تا وہ مہربان خدا ہم پر رحم فرمائے اور ہم پر جسمانی و روحانی بارش نازل فرمائے اور ہمیں اپنے فضلوں اور برکات کا وارث بنائے۔ آمین۔

ہالینڈ میں عیدالفطر کی مُبارک تقریب

ڈیڑھ ہزار مُلکی و غیر مُلکی مُسلمانوں کا اجتماع

(مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ہیگ ہالینڈ)

ہالینڈ میں عیدالفطر کی تقریب مؤرخہ ۱۲ جنوری کو بفضلہ تعالےٰ کامیابی کے ساتھ انجام پائی۔ اِس تقریب میں شمولیت کے لئے جماعت کے احباب کے علاوہ دور و نزدیک سے بہت سے غیر ملکی مسلمان بھی تشریف لائے۔ چونکہ مسجد اس اجتماع کے لئے کافی نہیں تھی اسلئے ہم نے مسجد کے باغ میں خیمہ کا انتظام وسیع طور پر کیا ہوا تھا جس کا تعلق لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ مسجد کے ساتھ قائم تھا۔ غیر ملکی مسلمانوں کی آمد کا سلسلہ سورج نکلنے سے اڑھائی تین گھنٹے پہلے ہی شروع ہو گیا اور قبل دوپہر تک جاری رہا۔ مسجد کا ہال، میٹنگ روم۔ انٹرنس ہال اور باغ کا خیمہ سب جگہیں ایسے طور پر پُر رہیں کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ ۱۱ بجے یہ تقریب انجام پذیر ہوئی جسکے بعد کافی وغیرہ پیش کی گئی اور پھر ظہر اور عصر کی نماز کے بعد دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا جس میں ستّر کے قریب احباب نے شرکت کی۔ شام کو بھی ایک فیملی پروگرام مسجد میں تھا جس میں احباب شریک ہوئے۔

عید کے خطبہ میں خاکسار نے احباب کو اس امر کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی کہ وہ اس عیسائی ماحول میں اس رنگ کی زندگی بسر کریں کہ انکی ہر حرکت اور انکا ہر عمل اور نمونہ بجائے خود اسلام کی تبلیغ ہو۔ اگر آپ میں سے ہر شخص اِس احساس کے ساتھ اپنی زندگی گزارے تو اس سے تبلیغی میدان میں کافی سہولت پیدا ہو سکتی ہے۔ اس دفعہ تقریبِ عید میں شامل ہونیوالوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار کے قریب تھی۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ اسنے ہمیں اس دفعہ پھر رمضان المبارک میں روزانہ درسِ قرآن کی توفیق بخشی۔ قرآنِ کریم کا یہ درسی دَور ۲۸ ویں رمضان کو ختم ہوا جسکے بعد دعا کی گئی۔

عید سے ایک روز قبل ٹیلیویژن والے ایک پروگرام کے سلسلہ میں مسجد آئے اور پروگرام مرتب کرنے میں مصروف رہے۔ ایک انٹرویو انہوں نے مجھ سے لیا جس میں روزوں کی فلاسفی، عید کی تقریب اور بعض دیگر امور کے بارہ میں چند سوالات انہوں نے کئے جس کے جوابات خاکسار نے عرض کئے۔ اسکے علاوہ متعدد فوٹوز مسجد کے اندر اور باہر کے حصّوں کے لئے۔ نیز برادرم مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل کو اذان دیتے ہوئے دکھایا گیا۔ ٹیلیویژن کا یہ پروگرام ایک کیتھولک ادارہ کی زیرِ نگرانی تیار کیا گیا ہے۔ ویسے تو ہماری مسجد پہلے بھی متعدد بار ٹیلیویژن پر آچکی ہے مگر اس سال میں یہ پہلا موقع تھا۔ یہ امر خوشکن ہے کہ لوگوں کی توجہ اسلام کی طرف دن بدن بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ اسی موسمِ سرما میں ہمیں ہالینڈ کے مختلف شہروں اور مختلف اداروں کی طرف سے تیس سے زائد دعوتیں اسلام کے متعلق لیکچروں کی مل چکی ہیں۔ اور یہ لیکچرز دیئے جا رہے ہیں۔ بعض دعوتیں اہم مذہبی اداروں کی طرف سے ہیں اور یہ رجحان نوجوانوں کی انجمنوں میں خاص طور پر نمایاں ہے۔ خدا کرے کہ یہ حالات اسلام کی اشاعت اور ترقی کے لئے مفید ثابت ہوں۔ آمین۔ احبابِ جماعت سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے پچھترویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء کا اجلاس اوّل

(۲)

محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے تقریر کے دوران علمائے امت کے اقوال سے یہ ثابت کرتے ہوئے کہ علمائے امت اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ مسیح موعود آمدِ ثانی میں ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہوگا واضح فرمایا کہ علمائے امت نے مسیح موعود کے اس منصب کو آیت خاتم النبیین کے خلاف نہیں سمجھا۔ اسکے ثبوت میں مثال کے طور پر آپ نے فرمایا مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تشریح کے مطابق خاتم النبیین کے یہ معنے بھی کئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کے نبوت پانے میں مؤثر وجود ہیں۔ مولانا صاحب موصوف نے ان معنوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہاں تک لکھا ہے کہ بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ خاتم النبیین کے ان معنوں کو وہ خاتمیتِ مرتبی قرار دیتے ہیں اور اس کا مفہوم یہ بتاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تو کسی نبی کا فیض نہیں مگر اور انبیاء کی نبوت آپؐ کی نبوت کا فیض ہے۔ مولانا محمد قاسم صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ خاتم بفتح تا کا اثر مختوم علیہ پر اسی طرح ہوتا ہے جس طرح بالذات کا اثر بالعرض پر۔ گویا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو بالذات قرار دیا ہے اور آپؐ کے سوا اور نبیوں کی نبوت کو بالعرض یعنی بالواسطہ قرار دیا ہے۔ ان کی تحریرات سے ظاہر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے حضورؐ کی امت میں کسی نبی کا پیدا ہونا خاتمیتِ مرتبی کے مطابق ہے اور حضورؐ کی خاتمیتِ زمانی کے خلاف نہیں۔ سو جماعت احمدیہ اور مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی کا مفہوم یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری شارع اور مستقل نبی ہیں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی بالاستقلال نہیں آسکتا۔

یہ واضح کرنے کے بعد کہ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے خاتم النبیین کے وہی معنے کئے ہیں جو جماعت احمدیہ کرتی ہے محترم قاضی صاحب موصوف نے بتایا دیوبندی علماء مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کے ان بیانات کو لفظاً تو تسلیم کرتے ہیں لیکن معناً تسلیم نہیں کرتے اور عذر یہ پیش کرتے ہیں کہ مولانا موصوف نے بالفرض نبی پیدا ہونے کو صرف خاتمیت مرتبی کے خلاف قرار نہیں دیا اور چونکہ وہ خاتمیت زمانی کے بھی قائل ہیں اس لئے خاتمیت زمانی کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔ اس عذر کا نتیجہ یہ ہے کہ مولانا موصوف کے عقیدہ میں تناقض اور تضاد تسلیم کرنا پڑتا ہے یعنی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی پیدا ہوسکتا ہے اور یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔ یہ تشریح ان کی عالمانہ شان پر ایک دھبہ ہے اور ان کی عبارتیں اس تشریح کی قطعاً متحمل نہیں۔ انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت مرتبی میں کچھ فرق نہیں آئے گا بلکہ وہ تو یہ لکھتے ہیں کہ خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا اور خاتمیت محمدی ان کے نزدیک خاتمیت مرتبی، خاتمیت زمانی اور خاتمیت مکانی پر مشتمل ہے۔ پس مفہوم ان کا یہ ہے کہ آئندہ نبی کا پیدا ہونا نہ خاتمیت مرتبی کے خلاف ہے۔ نہ خاتمیتِ زمانی کے، اور نہ خاتمیتِ مکانی کے۔ پس ان کے نزدیک خاتمیت زمانی کا مفہوم ایسا ہی ہوسکتا ہے جو خاتمیت مرتبی سے تناقض اور تضاد نہ رکھتا ہو ورنہ ان کے عقیدہ میں اجتماع النقیضین لازم آئے گا۔ حقیقت یہی ہے جیسا کہ مولانا موصوف کی کتاب "تحذیر الناس" کے صفحہ ۸ سے ظاہر ہے مولانا موصوف کے نزدیک خاتمیت زمانی کا مفہوم یہ ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی تشریعی نبی نہیں آسکتا اور امتی نبی کا پیدا ہونا خاتمیت کی ہر سہ اقسام کے خلاف نہیں۔ اس تشریح کی رو سے ہی وہ اپنے عقیدہ میں تناقض سے محفوظ قرار پاتے ہیں۔

اس موقع پر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے خاتم النبیین سے متعلق مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کی تشریح پر بریلوی علماء کے اعتراض کا رد فرمایا۔ آپ نے بیان کیا کہ بریلوی علماء نے مولانا موصوف کے بیان کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو بالذات اور دوسرے انبیاء کی نبوت کو بالعرض قرار دینے کا یہ مفہوم لیا ہے کہ گویا مولانا موصوف کے نزدیک آنحضرتؐ کے مقابلہ میں تمام انبیا کی نبوت عارضی ہے نہ کہ مستقل۔ حالانکہ "بالعرض" سے مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کی یہ مراد نہیں۔ انہوں نے وضاحت سے یہ بیان فرما دیا ہے کہ بالذات اور بالعرض سے مراد ان کی یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بالذات ہے یعنی کسی نبی کے فیض کا اس میں دخل نہیں اور باقی نبیوں کی نبوت بالعرض ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ہے۔ اس عقیدہ کے بریلوی علماء بھی قائل ہیں کہ تمام انبیاء کی نبوت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے واسطہ سے ہے۔ پس درحقیقت مولانا موصوف اور علماء بریلوی میں محض نزاع لفظی ہے۔

بزرگان سلف کے اقوال سے یہ ثابت کرنے کے بعد کہ علمائے امت کے نزدیک یہ امر مسلّم ہے کہ مسیح موعود ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہوگا اور یہ دکھانے کے بعد کہ علمائے امت مسیح موعود کے اس منصب کو آیت خاتم النبیین کے منافی نہیں سمجھتے محترم قاضی صاحب موصوف نے واضح فرمایا کہ انقطاع نبوت کے بارہ میں جس قدر احادیث نبویہ پیش کی جاتی ہیں وہ ہمیں مسلّم ہیں مگر ان میں تشریعی اور مستقل نبوت کا انقطاع مراد ہے جبھی تو علمائے امت مسیح موعود کے بارہ میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہوگا جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امتی نبی کا آنا ان احادیث نبویہ کے خلاف نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ صرف نبی ہونے کا ہے ہی نہیں بلکہ آپؑ کا دعویٰ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہونے کا ہے۔ آپؑ کو اس مرکب نام سے عزت دی گئی ہے جس کا ذکر خود آپؑ کی تحریروں میں موجود ہے۔

اس کے بعد محترم قاضی صاحب موصوف نے بڑی تحدی کیساتھ فرمایا کوئی ایک بھی حدیث نبوی ایسی موجود نہیں جو امتی نبی کی آمد میں روک ہو بلکہ ایسی احادیث نبویہ موجود ہیں جن سے امتی نبی کی آمد کا امکان ثابت ہے چنانچہ اس کے ثبوت میں محترم قاضی صاحب نے دو حدیثیں پیش کیں اول یہ کہ ابوبکر افضل ھذہ الامۃ الا ان یکون نبیٌ (کنوز الحقائق) یعنی حضرت ابوبکرؓ اس امت میں سب لوگوں سے افضل ہیں بجز اس کے کہ کوئی نبی پیدا ہو۔ یہ حدیث پیش کرنے کے بعد محترم قاضی صاحب نے فرمایا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک خاتم النبیین کے یہ معنے ہوتے کہ اب امت میں بھی کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا تو آپ الا ان یکون نبی کے الفاظ نہ فرماتے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آیت خاتم النبیین امت میں نبی پیدا ہونے میں روک نہیں۔ یکون کا لفظ "کون" مصدر سے ماخوذ ہے جس کے معنے ہیں عدم سے وجود میں آنا یا نیست سے ہست ہونا۔ پس اس حدیث کی رو سے آئندہ امتی نبی کے آنے کا امکان ثابت ہے۔

اس ضمن میں محترم قاضی صاحب موصوف نے جو دوسری حدیث پیش فرمائی وہ حدیث قدسی ہے اور اسے امام جلال الدین السیوطیؒ نے اپنی کتاب "الخصائص الکبریٰ" جلد اول کے صفحہ ۱۲ پر درج کیا ہے۔ اس کا مضمون یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ جو شخص احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان نہیں لائے گا میں اسے دوزخ میں ڈالوں گا خواہ کوئی بھی ہو۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں خدا تعالیٰ نے جواب دیا وہ میرے سب سے مقرب بندے ہیں میں نے ان کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ زمین و آسمان کے پیدا ہونے سے پہلے لکھ دیا ہے اور ان کی امت سب سے پہلے جنت میں جائے گی۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ بہت حمد کرنے والے لوگ ہیں وہ چڑھائی میں بھی حمد کریں گے اور اترائی میں بھی۔ وہ اپنی کمر کو مضبوط کریں گے اور اپنے اعضا کو پاک رکھیں گے۔ دن کو روزہ دار اور رات کو عبادت گزار ہوں گے ان کے چھوٹے عملوں کو بھی قبول کروں گا اور کلمہ شہادت کی برکت سے انہیں جنت میں داخل کروں گا۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کہا اجعلنی نبی تلک الامۃ کہ مجھے اس امت کا نبی بنا دیجئے۔ خدا تعالیٰ نے جواب میں فرمایا نبیھا منھا کہ اس امت کا نبی اسی امت میں سے ہوگا۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے کہا مجھے اس نبی کی امت میں سے بنا دیجئے۔ خدا تعالیٰ نے کہا تو پہلے ہوگیا ہے اور وہ پیچھے ہوں گے لیکن میں تجھے اور اسے دار الجلال میں جمع کردوں گا۔ اس حدیث کو پیش کرکے محترم قاضی صاحب نے فرمایا یہ حدیث اس بات پر روشن دلیل ہے کہ اس امت کا نبی اس امت میں سے ہونا چاہیئے باہر سے نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خواہش اس لئے رد کی گئی کہ وہ امت محمدیہ میں سے نہ تھے پس جب موسیٰ علیہ السلام پہلے سے نبی ہوتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے نبی نہیں ہوسکتے تھے تو عیسیٰ علیہ السلام اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر خادم اپنے رسالہ کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور لکھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدام کو نصیحت

"تم اپنے رسالہ کی کوئی نہ کوئی حیثیت قائم کر دیا تو اسے ایسا علمی رسالہ بنا دو کہ ہر خادم یہ سمجھے کہ اگر میں نے اس رسالہ کو نہ خریدا تو میں علم سے محروم رہوں گا اور یا پھر اسکو ایسی عالمگیر حیثیت دے دو کہ ہر خادم اسے اپنا رسالہ سمجھے۔ کسی کے دل میں کوئی سوال پیدا ہو تو وہ اس رسالہ میں شائع کرا دے۔ کوئی جواب لکھنا چاہے تو وہ شائع کرا دے۔ کسی کو کوئی چٹکلہ اچھا معلوم ہو تو وہ شائع کرا دے یا کسی مخالف سے کوئی پُر لطف گفتگو ہوئی ہو تو وہ بھجوا دے اگر اور کچھ نہیں لکھ سکتا تو وہ مثلاً یہی لکھ دے کہ فلاں مولوی صاحب نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا مگر مجھے اس کا جواب نہیں آیا۔ اگر دوستوں کو اس کا جواب معلوم ہو تو لکھیں اور رسالہ والے ایک سوال و جواب کا کالم کھول دیں جس میں ایسے سوالات اور ان کے جوابات درج ہوں۔ اگر تم ایسا کرو تو رسالہ کھولتے ہی ہر خادم کو یوں محسوس ہو گا کہ گویا ایک فیملی کے مختلف افراد آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ جس طرح رات کو گھر کے افراد اکٹھے بیٹھے ہیں تو خاوند کہتا ہے مجھے یہ یہ مشکلات پیش آئی تھیں بیوی بتاتی ہے کہ اسکے ساتھ یہ یہ واقعات گذرے۔ لڑکیاں بتاتی ہیں کہ آج ہماری سہیلیوں سے یہ یہ گفتگو ہوئی۔ اسی طرح جب تم رسالہ کھولو تو تمہیں یوں معلوم ہو کہ ایک خاندان کے افراد بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ پچیس تیس سال کی عمر میں تم الفضل میں لکھنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں علمی شغف کم ہو گیا ہے اس نقص کے ازالہ کے لئے تمام خدام کا یہ فرض قرار دیا جائے کہ انہوں نے اپنے رسالہ میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھنا ہے تاکہ جب سالانہ اجتماع ہو تو اس وقت ہر خادم کھڑا ہو کر بتا سکے کہ اس نے اس سال فلاں فلاں مضامین لکھے ہیں اگر کسی کو اور کچھ نہیں آتا تو وہ اتنا ہی لکھ دے کہ مجھے سخت کھانسی ہے اگر کسی کو کوئی اچھا نسخہ معلوم ہو تو بتا دے۔ بہرحال ہر خادم کا فرض ہو گا کہ وہ آئندہ اپنے رسالہ میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھے اور جب سالانہ اجتماع ہو تو ہر خادم نہ وہ رسالے اٹھائے ہوئے ہوں چاہے ان میں اس نے اتنا ہی لکھا ہو کہ میں نماز جب پڑھتا ہوں مجھ میرا بھائی نہیں ملتا اگر کسی کو اس کا پتہ ہو تو بتائیں.....

پس اگر تم نے خالد جاری کیا ہے تو تم اس کی خریداری بڑھاؤ۔ اور دوسرے ہر خادم کا یہ فرض قرار دو کہ وہ اس میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھے اور اگر کوئی خادم سال بھر میں کچھ بھی نہ لکھے تو اس کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ اس نے اپنے فرض کو ادا نہیں کیا۔"

تمام خدام کا فرض ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کی روشنی میں اپنے فرائض کو پہچانیں اور رسالہ کی مالی اور قلمی معاونت کریں۔"

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

۱۔ جیسا کہ تمام لجنات کو علم ہے کہ ہماری سالانہ رپورٹ چھپ چکی ہے۔ چند ایک لجنات نے جلسہ کے موقعہ پر یہاں سے حاصل بھی کر لی ہے۔ لیکن اکثر لجنات کے پاس ابھی یہ رپورٹ نہیں پہنچی تمام ایسی لجنات کی صدر سیکرٹری صاحبان جنہوں نے رپورٹ نہیں لی رپے آرڈر دفتر لجنہ میں بھجوائیں۔ خیال رہے کہ بڑی لجنات کے ہر حلقہ کے پاس رپورٹ کا ہونا ضروری ہے تاکہ انہیں کام کرنے کے طریق سے واقفیت حاصل ہونے کے علاوہ کام کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ آپ کی طرف سے آرڈر نہ آنے کی صورت میں ہم اپنی مرضی سے بذریعہ وی پی بھجوا دیں گے۔ جنہیں وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہو گا۔ رپورٹ کی قیمت ۱/۲ روپے فی کاپی ہے۔

۲۔ لجنات کے لئے دینی نصاب کا تیسرا حصہ بھی چھپ چکا ہے اس کا امتحان بھی ۲۶ مارچ کو ہو رہا ہے لیکن ضروری نہیں کہ جن بہن نے امتحان دینا ہو وہ اسے خریدے یہ نصاب اس غرض کے لئے چھپوایا جاتا ہے کہ عام علمی مسائل سے ہر بہن واقفیت حاصل کرے۔ اس کی قیمت ۷۵/۰ فی نسخہ ہے لیکن ایک سو کتاب منگوانے کی صورت میں ۲۵ فیصد کمیشن دیا جائے گا۔ امید ہے کہ اسکے آرڈرز بھی لجنات جلد از جلد بھجوائیں گی۔

مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا:- میری اہلیہ اور بچہ منیر بھانجہ بیمار ہے (محمد شفیع لاہور چھاؤنی)

(۲) مرزا عبد المجید صاحب۔ سیٹھی عبد العزیز صاحب اور خاکسار کی اہلیہ بیمار ہیں۔ نیز خاکسار کے بچے امتحان دے رہے ہیں۔ جملہ احباب جماعت ان سب کی صحت اور کامیابی کے لئے دعا فرما دیں

(ایاز قطب احمد بٹ ٹاؤنشپ)

دعائیہ فہرست چندہ تحریک جدید سال رواں

جماعت احمدیہ میر پور آزاد کشمیر

مرسلہ مکرم عبد اللطیف صاحب سیکرٹری صاحب

۱	مکرم خواجہ محمد اقبال صاحب	۱۰
۲	ر منیر احمد صاحب چوہان معہ اہلیہ صاحبہ	۵۰
۳	ر حبیب الرحمان صاحب درد	۳۰
۴	ر سردار شریف احمد صاحب	۱۱
۵	ر عبد اللطیف صاحب مع لواحقین	۷۵

متفرق جماعتوں کے احباب

۱	مکرم میاں عبد الرحیم صاحب مدہوش رحمانی کراچی	۱۱-۲۰
۲	ر چوہدری غلام حسین صاحب صدر جماعت حویلیاں	۲۴۷
۳	ر بشیر احمد صاحب چغتائی صدر جماعت واہ کینٹ	۵۷
۴	ر محمود احمد صاحب	۱۱
۵	ر عبد الرحمان صاحب مع والدہ صاحبہ شادیوال ضلع گجرات	۱۷
۶	ر بشیر احمد راجوری مع بچگان چک جمال ضلع جہلم	۵۱
۷	ر ملک غلام نبی صاحب محمودہ ضلع راولپنڈی	۵۰ — ۴۲
۸	ر مرزا غلام حیدر صاحب مع اہلیہ صاحبہ صدر جماعت	۲۱۰
۹	ر صوبیدار عبد القادر صاحب	۲۵
۱۰	ر محمد رشید صاحب ارشد سیکرٹری مال	۱۵

(وکیل المال اول تحریک جدید)

گمشدہ ضروری کاغذات

میرے بیگ میں ایک پرانے سے موٹے لفافے میں میرے ضروری کاغذات تھے۔ جو کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں کہیں گر گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ملے ہوں تو مجھے پہنچا دیں۔ کاغذات کی تفصیل یہ ہے

۱۔ بندوق کا لائسنس ۲۔ ڈرائیونگ لائسنس ۳۔ ریڈیو لائسنس ۴۔ چیک بک نیشنل بینک آف پاکستان ۵۔ چیک بک کو آپریٹو بینک ڈسکہ۔ ۶۔ پانچ روپے کے پرائز بانڈز اگر دوست کو ملے ہوں تو ذیل کے پتہ پر بذریعہ وی پی بھیج دیں

(خاکسار محمد اسحٰق ہاشمی کوٹلی گلی محمد ڈاکخانہ جگت پور)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے پانچ لڑکیوں کے بعد مورخہ ۷/۱ بروز جمعۃ الوداع کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام محمد افضل تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچہ کو صحت والی اور لمبی عمر دے اور دین و دنیا کا خادم بنائے۔

محمد اکبر محلہ فیکٹری ایریا۔ ربوہ

ہزاروں احمدی دوست

جو پاکستان سے باہر رہتے ہیں ہمیں ان کے پتہ جات کی ضرورت ہے تاکہ ہم سلسلہ کی انگریزی اور اردو کتب کی فہرست ان کو بھجوا سکیں۔ ہم نے امسال قرآن پاک کے انگریزی ترجمہ کا نیا ایڈیشن شائع کیا ہے۔ اس لئے جو احباب حمائل شریف مع انگریزی ترجمہ نیز تفسیر صغیر خریدنا چاہتے ہیں وہ ہمیں مطلع فرمائیں ہم غیر ممالک میں کتب با آسانی بھجوا سکتے ہیں ـــــ پاکستان کے دوستوں سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے عزیز و اقارب کے پتہ جات بذریعہ کارڈ آج ہی ہمیں اطلاع دیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

رعایتی قیمت حمائل انگلش -/۱۶ روپیہ تفسیر صغیر -/۲۰ روپیہ

المشتہر:- منیجر اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفائی کی اہمیت و ضرورت اور اسلام

(از میر غلام احمد صاحب کشفی)

انسان کی روحانی، ذہنی اور جسمانی نشوونما کے لئے جو قوانین زمانہ کے حالات اور ماحول کے پیش نظر وقتاً فوقتاً قدرت کی طرف سے نازل ہوتے رہے، اسلام ان کا نقطۂ عروج ہے۔ اسی لئے اس میں ان تمام احکام و ہدایات کو جمع کیا گیا ہے جو کسی بھی شعبہ زندگی کو اعتدال پر لانے کے لئے ضروری ہیں۔ ان احکام و قوانین میں اولیت روحانی نشوونما کو دی گئی ہے تاکہ انسان اعتقاد اور خلوص و ایمان کے ساتھ ان احکام پر عمل کر کے اپنی زندگی کو سدھار سکے۔ اور دوسرا درجہ ذہنی اور جسمانی نشوونما سے متعلق احکام کو دیا گیا ہے۔ ان احکام کی ثانوی حیثیت کے باوجود ان کو عبادات ہی کے احکام کے ساتھ اس طرح مربوط کیا گیا ہے کہ ان میں کوئی تفاوت اور امتیاز نظر نہیں آتا۔ سب سے پہلے ہی اس مذہب اسلامیت کے نام کو ہی دیکھئے۔ اس میں کتنے رموز پوشیدہ ہیں۔ اسلام کے معنی ہی امن و سلامتی کا مذہب ہیں۔ امن و سلامتی زندگی کے ہر شعبہ کا حصہ ہے اور جب تک یہ چیز میسر نہ ہو۔ انسان انفرادی اور اجتماعی ترقی سے محروم رہتا ہے۔ پھر عافیت کوشی اور سلامت روی کی ضرورت کا احساس جس طرح اجتماعی زندگی کے لئے ضروری ہے اسی طرح انفرادی زندگی کے ہر شعبہ میں بھی اس کی احتیاج ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، کردار و عمل، قول و فعل، حرکت و سکون غرض کہ عملی اور فکری زندگی کے ہر پہلو میں عافیت کوشی اور سلامت روی کی ضرورت رہتی ہے اگر اس حقیقت کو فراموش کیا جائے یا افراط و تفریط کی راہیں اختیار کی جائیں تو زندگی نہ صرف اجیرن ہو جاتی ہے بلکہ بسا اوقات یہی چیزیں افراد اور قوموں کی تباہی کا پیش خیمہ بنتی ہیں۔

الغرض اسلام انسانی زندگی کا وہ قانونی ضابطہ ہے جو انسان کی روحانی، ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور ترقی دینے کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ اس آئین حیات میں زندگی کے ہر پہلو کو مدنظر رکھا گیا ہو۔ اور اس کو سدھارنے اور ترقی دینے کے لئے احکام و ہدایات موجود ہوں۔ اس وقت ہمارے پیش نظر وہ مسئلہ ہے جو حضرت انسان کی جسمانی اور ذہنی نشوونما کے لئے ضروری ہے اور وہ ہے صفائی پاکیزگی اور طہارت کا مسئلہ۔ جس کے متعلق خداوند کریم کا واضح اعلان ہے کہ خدا ان لوگوں کے ساتھ محبت کرتا ہے جو اپنی کوتاہیوں کی تلافی کرتے ہیں اور پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں۔ خالق کائنات کا یہ اعلان کہ میں ان لوگوں کے ساتھ محبت کرتا ہوں جو صفائی اور پاکیزگی کے ساتھ دل لگاؤ رکھتے ہیں۔ اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام جس طرح انسان کو روحانی کمالات میں نقطہ عروج تک پہنچانا چاہتا ہے اسی طرح اس کو جسمانی اور ذہنی لحاظ سے بھی ان اصولوں پر گامزن دیکھنے کا متمنی ہے جو اس کو ہر قسم کی ناپاکی اور غلاظت سے پاک رکھ کر ہمیشہ کے سکھ چین کا وارث بنائیں۔

صفائی اور پاکیزگی خواہ اس کا تعلق کھانے پینے، لباس، رہائش گاہ اور ماحول کے ساتھ ہو ضروری ہے اس لئے کہ یہ چیزیں سب سے زیادہ انسان کے قریب ہوتی ہیں اور ان کو انسانی معاشرہ کی ابتدائی ضروریات میں شمار کیا جاتا ہے۔ کھانے پینے کی صفائی اور پاکیزگی کے متعلق خدا کا ارشاد ہے کہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے کام کرو۔ کون نہیں جانتا کہ غذا کا براہ راست اثر انسان کی ذہنی نشوونما پر ہوتا ہے۔ اسی لئے اسلام نے وہ تمام چیزیں ممنوع قرار دی ہیں۔ جن میں غلاظت یا ناپاکی کا شائبہ تک موجود ہو یا جو کسی نہ کسی رنگ میں انسان کے ذہنی اور جسمانی نشوونما کے راستے میں حائل ہوں۔ گویا اس طرح اسلام نوع انسان کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ کھانے پینے کی چیزوں میں انتہائی احتیاط صفائی اور پاکیزگی کو ملحوظ رکھے تاکہ اس کے ذہنی قویٰ ترقی کرتے رہیں اور جسمانی طور پر تندرست و توانا رہے۔

دوسری اہم چیز جس کا تعلق انسان کے جسمانی اور ذہنی نشوونما کے ساتھ ہے لباس ہے۔ اسلام ایک آفاقی مذہب ہے اس لئے اس نے اپنے پیروؤں کے لئے کوئی ایک لباس مخصوص نہیں کیا ہے البتہ اتنی قید ضرور رکھی ہے کہ لباس شرم و حیا اور شرف انسانی کے تقاضوں کو پورا کرے، اور گرمی سردی سے بچا سکے لیکن جسم کے لباس کے ساتھ یہ شرط ضرور رکھی ہے کہ وہ پاکیزہ اور صاف ستھرا ہو۔ حضرت رسول اکرم ؐ کا ارشاد ہے کہ گندگی سے دور بھاگو اور اپنے لباس کو صاف ستھرا رکھو۔ پھر اسی پر بس نہیں کیا گیا بلکہ عبادات کے لئے بھی لباس کی صفائی اور پاکیزگی ضروری شرط قرار دی گئی ہے یہ ضروری نہیں کہ لباس بڑھیا اور قیمتی ہی ہو۔ لباس خواہ کسی قسم کا ہو اس کا صاف ستھرا اور پاکیزہ ہونا ضروری ہے تاکہ اس کی غلاظت اور ناپاکی انسان کو ذہنی اور جسمانی علالت کا شکار نہ بنائے۔ سادگی اور میانہ روی اسلامی زندگی کا شعار ہے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان اپنی وسعت اور مقدرت کے مطابق لباس استعمال نہ کرے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ تم زندگی کے ہر شعبہ میں خدا کے ان احسانات کا اظہار کرو جو اس نے تم پر کئے ہیں۔ اگر خدا نے تم کو وسعت دی ہے۔ اچھا لباس پہنو۔ اور اگر دنیاوی لحاظ سے غریب ہو سادہ لباس پہنو۔ لیکن دونوں حالتوں میں ضروری ہے کہ تمہارا لباس صاف ستھرا اور پاکیزہ ہو۔

تیسری چیز جس سے انسان ذہنی اور جسمانی طور پر متاثر ہوتا ہے وہ رہنے سہنے کی جگہ ہوتی ہے۔ رہنے سہنے کی جگہ جتنی صاف ستھری اور پاکیزہ ہوگی انسان بھی اتنا ہی ذہنی اور جسمانی سکون محسوس کرتا ہے اور اسی نسبت سے اس کی ذہنی اور جسمانی پرورش ہوتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے گھر رہائش گاہیں اور اجتماع گاہیں صاف ستھرے اور پاکیزہ ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ تعمیر کیا تو ارشاد خداوندی ہوا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے صاف ستھرا اور پاکیزہ رکھو۔ (باقی)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کو صرف پی ایس ایس تیار کنندگان/فراہم کنندگان سے ترجیحی طور پر پاکستان میں ان کی ایجنسی کی وساطت سے حسب ذیل آئٹموں کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر مع سٹورز کی مختصر کیفیت اور مقدار	قیمت ٹنڈر فارم و ڈاک خرچ (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	کھولنے کی تاریخ اور وقت
	66 (AIDLON NO. 070) P6/218/4 ہائی ڈیوٹی ہینڈلنگ اینڈ فورجنگ مشین کیپسٹی $\frac{1}{2}$ ۱ ایک عدد	۲۵-۰۰ روپے	۲/۶۷ تا ۲/۶۷	۲/۶۷ ۳ بجے ۹ بجے صبح	۲/۶۷ ۳ بجے وقت ۹ بجے صبح

(۲) ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس امپریس روڈ لاہور اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (سپلائی) پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی کینٹ سے جمعہ کے سوا تمام ایام کار میں ۹ بجے صبح سے بارہ بجے دوپہر تک مذکورہ بالا قیمت کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر، چیک، بینک ڈرافٹ، گارنٹی بونڈ، بنک ڈیپازٹ رسید اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ وغیرہ مذکورہ بالا ٹنڈر فارم کی قیمت کے طور پر قبول نہیں ہوں گے۔ پی ایس ایس میں ٹنڈر دہندگان ٹنڈر دستاویزات دفتر کونسولیٹ جنرل آف پاکستان ۱۸ - الیٹ ۶۵ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک سے بلا قیمت حاصل کر سکتے ہیں۔ صرف انہی مقررہ ٹنڈر فارموں پر دی گئی پیشکشوں پر غور کیا جائے گا۔

(۳) مقامی فرمیں جو زرمبادلہ کی صورت میں کسی قسم کی امداد طلب کئے بغیر حاضر سٹاک پیش کر سکیں بحوالہ ایم ایم ریلوے جہلم فری ڈیلیوری بشمول سرکاری ٹیکس/ڈیوٹی وغیرہ اور دیگر تمام اخراجات کی بنیاد پر ٹنڈر دے سکتی ہیں۔

457 (7) لاہور

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیں

سالانہ چندہ صرف ۶ روپے
(ناظم اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں نواں کُل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ شروع ہو گیا

ملک کی بائیس ۲۲ نامور ٹیموں کی شرکت پہلے روز ۱۸ میچ کھیلے گئے

ربوہ ——— تعلیم الاسلام باسکٹ بال کلب کے زیر اہتمام مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۶۷ء کو ملک گیر شہرت کا حامل نواں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہوگیا امسال ٹورنامنٹ میں ربوہ سمیت لاہور، کراچی، لائلپور، جھنگ، چنیوٹ، اوکاڑہ اور دیگر مقامات کی بائیس ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں۔ ان میں پاکستان ویسٹرن ریلوے، پی ڈبلیو ڈی لاہور، کے پی آر کلب کراچی، ہیلے کالج اولڈ بوائز کلب، ٹی آئی کلب اور دیگر مشہور ٹیموں کے علاوہ پاکستان ایئر فورس کی نامی گرامی ٹیم بھی شامل ہے جسے قومی چیمپئن ہونے کا خصوصی اعزاز حاصل ہے۔ ان ٹیموں میں پاکستان پنجاب اور یونیورسٹی کے متعدد چیدہ چیدہ اور مایہ ناز کھلاڑی بھی شامل ہیں۔

امسال بھی یہ ٹورنامنٹ باران رحمت (جس کے لئے ایک دنیا ترس رہی تھی اور جس کے انتظار میں سب کی ہی آنکھیں آسمان کی طرف لگی ہوئی تھیں) کی پیشوائی میں شروع ہوا۔ سالہا سال سے قدرتی طور پر اس ٹورنامنٹ کی روایات میں یہ روایت بھی شامل ہے کہ بھادوں کی بارش جو گندم کی فصل کے نقطۂ نگاہ سے مٹی کو سونے میں تبدیل کر دکھانے کی تاثیر سے مالا مال ہوتی ہے ہر سال اس ٹورنامنٹ کا استقبال کرتی اور بے جان مٹی میں جان ڈالنے کا موجب بنتی ہے۔ امسال یہ ٹورنامنٹ ایک ماہ کی تاخیر سے منعقد ہوا۔ عجیب اتفاق ہے کہ امسال بھادوں بھی ایک ماہ کی تاخیر سے ہی شروع ہوئیں۔ چنانچہ اس علاقہ میں اس موسم کی پہلی بارش عین اس رات برسنا شروع ہوئی جس سے اگلے روز ٹورنامنٹ شروع ہونا تھا۔ اس لحاظ سے یہ ٹورنامنٹ دوہری مسرتیں اپنے دامن میں لئے آیا۔ اور اس نے بفضلہ تعالیٰ وہ رنگ جمایا کہ دل باران رحمت کے نزول پر فرط مسرت سے جھوم اٹھے۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح اس کی پہلے سے قائم شدہ نہایت ہی مستحسن روایت کے بموجب گزشتہ سال کی چیمپئن ٹیم پاکستان (ویسٹرن ریلوے) کے کپتان جناب جاوید حسن نے کیا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز ۱۹ فروری کو صبح ساڑھے نو بجے تعلیم الاسلام کالج کے باسکٹ بال کورٹس پر تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو محمود سلطان صاحب نے کی۔ عبد اللطیف صاحب نے تلاوت کردہ آیات کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں شرکت کرنے والی جملہ ٹیمیں مارچ کرتی اور سلامی دیتی ہوئیں ڈائس کے سامنے سے گزریں جناب جاوید حسن نے سلامی لی۔ اس کے بعد سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی جناب ایم اے انور صاحب ایم اے کی درخواست پر محترم جناب جاوید حسن صاحب نے ٹورنامنٹ کے افتتاح کا اعلان کیا۔ افتتاح کے اعلان کے ساتھ ہی محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے (کینٹب) نے لوائے پاکستان اور کالج کا اپنا جھنڈا لہرا کر پرچم کشائی کی رسم ادا کی۔ جونہی لوائے پاکستان فضا میں بلند ہونا شروع ہوا تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بعض طلبا نے قومی ترانہ پیش کر کے تمام فضا کو اس کے دلآویز نغمے سے معمور کر دیا۔ تمام حاضرین پرچم کشائی اور قومی ترانہ کے وقت احتراماً کھڑے رہے۔ اس کے بعد محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب صدر ٹی۔آئی کالج باسکٹ بال کلب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے تمام مہمان ٹیموں کو کلب کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ اور اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ امسال بھی ٹورنامنٹ اس حال میں شروع ہوا ہے کہ بھادوں کی پہلی بارش سے ہمارے دل فرط مسرت سے لبریز ہیں۔ آپ نے کہا ہماری دعا ہے کہ اور بارش ہو اور خوب ہو تاکہ ملک کی غذائی صورت حال پر جو بارش نہ ہونے کی وجہ سے تشویش کن ہوتی جارہی تھی نہایت ہی اطمینان بخش اور خوشکن اثر پڑے۔ آپ نے فرمایا اس میں شک نہیں کہ بارش کی وجہ سے ٹورنامنٹ کے انتظام میں خلل پڑ سکتا ہے لیکن ملک کی غذائی صورت حال کے پیش نظر باران رحمت کے نزول کو جو بنیادی اہمیت اور ہمہ گیر تقدم حاصل ہے اس کے پیش نظر انتظامی دقت قطعاً دقت نہیں رہتی۔ باران رحمت جس کی اس وقت اشد ضرورت ہے ایک نہیں بیسیوں ٹورنامنٹ قربان کئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے ہماری دعا ہے کہ ابھی اور بارش ہو اور خوب ہو تا فصلیں لہلہائیں اور ملک میں زیادہ سے زیادہ اناج پیدا ہو۔

آپ کے اس پُر اثر خطاب کے بعد مختلف ٹیموں کے درمیان میچوں کا آغاز ہوا۔ اور دن بھر میں مجموعی طور پر ۱۸ میچ کھیلے گئے۔ ٹورنامنٹ حسب سابق تین مختلف سیکشنوں (کلب سیکشن، کالج سیکشن، اور سکول سیکشن) میں کھیلا جارہا ہے اور تین روز تک جاری رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ ۱۸ فروری کی رات کو بارش کے بعد ٹورنامنٹ کے پہلے روز یعنی ۱۹ فروری کو مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہا اور دھوپ چھاؤں کی کیفیت رہی۔ اور شام کو کھیل ختم ہونے کے بعد اول شب بھر خوب بارش ہوئی جس کا بفضلہ تعالیٰ واحسانہ گندم کی فصل پر بہت اچھا اثر پڑے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

پیشگوئی مصلح موعود اور اس کے ظہور پر علمائے سلسلہ کی تقاریر (بقیہ صفحہ اول)

قبولیت سے نواز کر اسلام کی حقانیت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو آشکار کرنے اور اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے ایک اولوالعزم فرزند کی بشارت دی چنانچہ یہ پیشگوئی حضرت فضل عمر المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود باجود میں بڑی شان اور آب و تاب سے پوری ہوئی۔ آپؓ کے ذریعہ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوا۔ اسلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچا اور روئے زمین کی قوموں نے اس بناء پر آپؓ سے برکت پائی۔

آپ کے بعد مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے صدر شعبہ عربی تعلیم الاسلام کالج نے اس موضوع پر تقریر کی کہ ربوہ کی تعمیر اور اس کی حیران کن ترقی حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حقانیت کا زندہ ثبوت ہے۔ آپ نے قرآن مجید کی بعض آیات، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد الہامات، اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رؤیا و کشوف کی روشنی میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسماعیل ثانی ہونا اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی طرح حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کی معیت میں ربوہ کی پہاڑیوں کے درمیان وادی غیر ذی زرع میں آکر آباد ہونا، ربوہ کی زمین سے اولاً پانی کا دستیاب نہ ہونا اور خدائی بشارت کے ماتحت خلاف توقع زمین کے نیچے سے پانی کا نکل آنا اور بالآخر ربوہ کا ایک بارونق شہر کی شکل اختیار کر کے تبلیغ و اشاعت اسلام کا مرکز بننا بڑی عمدگی سے واضح کیا آپ نے ربوہ کو خدائی تائید و نصرت کے ایک نشان کی حیثیت سے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حقانیت کے ایک زندہ درخشندہ ثبوت کے طور پر پیش فرمایا۔

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مولف تاریخ احمدیت نے اپنی تقریر میں خلافت ثالثہ کے قیام کو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حقانیت کے ایک زندہ ثبوت کے طور پر پیش کیا۔ اس ضمن میں آپ نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی متعدد پیشگوئیاں حضورؓ ہی کے الفاظ میں پیش کر کے ثابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت ثالثہ کے قیام اور اس کے طفیل ملنے والی عظیم الشان کامیابیوں سے متعلق حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشگوئیوں کو پورا کر کے حضورؓ کی حقانیت کو ایک نئے رنگ میں آشکار کر دکھایا ہے۔ یہ پیشگوئیاں اور خلافت ثالثہ کی شکل میں ان کا عظیم الشان ظہور حضرت المصلح الموعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی حقانیت کا ایک درخشندہ ثبوت ہے اور اس نے اس امر کو روز روشن کی طرح عیاں کر دکھایا ہے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برکات حضورؓ کے وصال کے بعد بھی جاری و ساری ہیں۔

(ربانی)